کرنا ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ بیرونی امداد اور سہاروں سے کبھی خاطر خواہ فائدہ نہیں پہنچ سکا' اور "اندرونی قوت" کتاب و سنت کے احترام اور شریعت کی پابندی سے پیدا ہوتی ہے۔ (اور اسی کے نتیجے میں انفرادی و اجتماعی زندگی صحیح رخ اختیار کرتی ہے) ـــــ جہاں اللہ تعالیٰ کے قوانین کی خلاف ورزی ہوتی ہے' وہاں فسق و فجور فروغ پاتا ہے۔ (قرآن حکیم کے مطابق اللہ تعالیٰ کسی پر ظلم نہیں کرتا' بلکہ لوگ خود اپنے اوپر ظلم کرتے ہیں)۔ اور نافرمانوں کو اللہ کی طرف سے مہلت ملتی ہے' اس سے ان کے اندر اور زیادہ جرات پیدا ہوتی ہے۔ پھر زوال کے جملہ اسباب جمع ہو جاتے ہیں ـــــ یہ وہ تیسرا اہم نکتہ ہے جو امت کے پیشِ نظر رہنا چاہیے۔

مسلم حکومتوں کے زوال و عبرت کا مرقع پیش کرتے ہوئے مصنف مایوسی کا شکار نہیں ہوئے۔ وہ غیر معمولی جرات سے تاریخ کی از سرِ نو تشریح کے قائل ہیں کہ ہماری تاریخ' ایک روشن مستقبل کا راستہ دکھاتی ہے۔ وہ کہتے ہیں: "یہ امت ضرور باقی رہے گی' اور ضرور اپنا کردار ادا کرے گی' اور ضرور اپنی غفلت دور کرے گی۔ تاریخ کے چودہ سو سالہ مزاج سے ہمیں اسی کا یقین ہوتا ہے۔"

اسلام کی بالادستی کے لیے مصنف کی قلبی لگن ان کے اندازِ تحریر سے واضح ہے' جو قاری کو متاثر کرتا اور دعوتِ غور و فکر دیتا ہے ـــــ یہ ان مفید کتابوں میں سے ہے جن کی اشاعت امت کے بہی خواہوں' اور اس کے مستقبل کے بارے میں فکر و تدبیر کرنے والوں کے ہاں خیر مقدم کے لائق ہوتی ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

بنیاد پرستی اور تحریک اسلامی: از ڈاکٹر فضل الرحمن فریدی۔ ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی دہلی۔ صفحات ۶۴۔ قیمت ۶ روپے۔

حالیہ برسوں میں "بنیاد پرستی" کی اصطلاح' مشرق و مغرب میں بحث مباحثے کا موضوع رہی ہے۔ اہلِ مغرب نے بڑی چالاکی سے اس اصطلاح کے ذریعے' مسلمانوں خصوصاً احیائے امت اور اسلامی نشاتِ ثانیہ کے لیے کام کرنے والی تحریکوں کو مطعون کرنے کی کوشش کی ہے ـــــ بذاتِ خود اس اصطلاح میں بڑا ابہام ہے ـــــ اہلِ اسلام کے بعض حلقوں نے اس اصطلاح کو دلائل کے ساتھ رد کر دیا ہے' مگر بعض افراد کے نزدیک ایک خاص مفہوم میں اسے قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

ڈاکٹر فضل الرحمن فریدی بھارتی مسلمانوں کے معروف رہنما ہیں اور وہاں کے

مسلمانوں کے مسائل کو حل کرنے میں سرگرمی سے حصہ لیتے رہے ہیں۔ زیرِ نظر تالیف میں ان کا موقف یہ ہے کہ ایک مسلمان اس اعتبار سے تو بنیاد پرست ہے کہ وہ بعض ایسے عقائد و نظریات پر ایمان رکھتا ہے جو وحیِ الٰہی کے ابدی اصولوں اور دائمی قدروں پر مبنی ہیں' اور اس کے لیے ان اصولوں اور عقائد سے انحراف کسی طرح بھی ممکن نہیں' مگر اسلام کسی ایسی "بنیاد پرستی" سے کوئی علاقہ نہیں رکھتا جو جہالت' کٹرپن' جبر' تنگ نظری' مجنونانہ وابستگی اور عورتوں کی تذلیل پر قائم ہو۔ مسلمانوں پر ایسی بنیاد پرستی کا الزام ایک صریح خیانت ہے' جس کے ڈانڈے مستشرقین کی علمی بددیانتیوں اور صلیبی جنگوں سے ملتے ہیں۔ ڈاکٹر فریدی کی یہ بات بالکل درست ہے کہ اگر مسلمانوں یا مسلم حکومت سے کچھ غلطیاں صادر ہوتی ہیں تو انھیں "اسلامی بنیاد پرستی" کے کھاتے میں ڈال کر اسلامی تحریکوں کو ملعون کرنا اہل مغرب کی بدنیتی ہے —— اسلام تو عدل و انصاف' احترامِ آدمیت' معقولیت اور حریتِ فکر و عمل کا مسلک ہے۔

مصنف نے آخر میں زور دیا ہے کہ افرادِ امت کو خود اپنا' اپنے علما' اپنے قائدین اور اپنے حکمرانوں کا ایماندارانہ احتساب کرنا چاہیے کیونکہ انھوں نے اسلام کی حقیقی تصویر پیش کرنے میں کوتاہی کی ہے اور اس کا ازالہ کیے بغیر الزام تراشی کی مذکورہ یلغار کا موثر تدارک ممکن نہیں ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

برصغیر میں اسلامی سلطنت کے قیام سے تشکیل کانگرس تک علما کا سیاسی کردار:
ڈاکٹر ایچ بی خان - ناشر: الحمد اکادمی۔ ۵/ ۱۴ - سی' لیاقت آباد' کراچی - صفحات ۲۰۸ - قیمت ۷۵ روپے۔

مصنف کے نزدیک "کتاب ہذا کے قلم بند کرنے کا مقصد یہ ہے کہ برصغیر میں اسلامی حکومت کے قیام سے لے کر اس کے زوال و انحطاط تک علما نے اپنے عمل و کردار سے جو نقوش ثبت کیے ہیں انھیں غیر جانبدارانہ تحقیق کی روشنی میں پیش کیا جائے۔" مصنف نے سب سے پہلے اسلام میں علما کے مرتبہ و مقام' ان کی حیثیت و اہمیت کا تعین کیا ہے' پھر مختلف ادوار میں معاصر سلاطین کے ساتھ علما کے روابط' سرکاری عہدوں کے حصول' حکومت سے وابستگی کا تذکرہ کیا ہے۔ عہدِ سلاطینِ دہلی (۹۹۸ - ۱۵۲۶) کے علما و مشائخ کی علمی' دینی اور